نور افشان

قیمت سالانہ بلا محصول ۱۲ر — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ مع محصول ۱۳ر

نمبر ۳۱ جلد ۱ — لودیانہ ۲۴ اکتوبر ۱۸۷۳ء — قیمت ۲ پای

اہل کمیشن و ثالثان

تقرر کمیشن یا ثالثان سے سرکار کا منشا اس ملک کے لوگوں میں تحقیقات و عدالت کے قاعدہ کو پھیلانا ہے تاکہ اپنے معاملات فیما بین کا انفصال آپ ہی کرنا سیکھیں اور سرکار تک اُن کی نوبت نہ پہنچنے دیں اور نیز اس سبب سے کہ دیسی معاملات کی اصلیت کو پہنچنا بسبب ہم خیالی و ہم نظری و ماہری رسم و رواج و حال و قال یکدگر اس ملک کے لوگوں کو بہ نسبت حکام جو دیسیوں کی چال و ڈھال سے اکثر ناواقف ہوتے ہیں زیادہ تر آسان ہے اور اس صورت میں نہ صرف اُن کے ہموطنوں کی حقرسی منصور ہے بلکہ گورنمنٹ کو اُنکی کوشش سے ایک گونہ اعانت ملتی ہے۔ مگر افسوس ہندوستان میں ایسے اشخاص کم ہیں جو گورنمنٹ کی اس مہربانی کا پورا قدر کرتے ہیں اور اپنی کامل دیانتداری سے سرکار و رعایا کو خاطرخواہ فائدہ پہنچاتے ہیں ورنہ اکثر دیسی حضرات اس موقع پر اپنی ذاتی غرض و طمع نفسانی پیش نظر رکھتے ہیں جہاں کسی مقدمہ میں اپنی تقرری بطور کمیشن سنتے ہیں اُن کی طمع کا منہ مثل اژدہے کو میل کی کھل جاتا ہے اور بعض وقت حیثیت مقدمہ سے کئی گونہ بڑھکر دہن پھیلاتے ہیں۔ بعض اوقات بحیثیت مقدمہ ایک رقم گران مقرر کرکے برملا اشتہار دیدیتے ہیں کہ فریقین میں سے جو کوئی ادا کرے مقدمہ جیتا دو اور بعض عیار اپنی روباہ بازی سے ایک فریق پر قانع نہ ہوکر ہر دو کو لوٹتے ہیں اور پھر سیر نہیں ہوتے۔ سچ ہے۔ سہ تنگ چشم حرص دنیادار را ٭ یا قناعت پر کند یا خاک گور ٭ یہہ لوگ اکثر بذریعہ ڈالی وغیرہ حکام سے واقفیت پیدا کر جھوٹے ہیں اور اسی طرح خوشامد کرتے ہیں یا بعض جگہ کچھ حصہ مقرر کرکے متعلقان یا رشتہ داروں کو بھی ہاتھ میں لے رکھتے ہیں بس ایسی پیش آمد کے سبب کمیشن بنکر بیچارے اہل مقدمات کا از حد زیان کرتے ہیں۔ جب اہل کمیشن کا یہہ حال ہے جنکی دیانتداری پر عدالت بھروسا کرکے بیچارے اہل مقدمات کو اُن کے حوالہ کر دیتی ہے تو اُن سے انصاف اندیشی اور حق رسی کی امید خوب عیاں ہے۔ بموجب دفعہ ۱۸۰ و ۱۸۱ ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء مقدمات سپرد اہل کمیشن واسطے انکشاف اصلیت امر بابۃ النزاع ہونی چاہئے اور اس میں بجز عدالتوں کو کلی اختیار رہے۔ دفعات مذکورہ سے ظاہر ہے کہ وہ مقدمات جن میں خاص امر تنقیح مقرر ہو یا واسطے تعین مقدار اصلاح یا خسارہ کی تحقیقات مزدور ہو سپرد کمیشن کئے جاویں چنانچہ چیف کورٹ پنجاب نے اپنے فیصلہ نمبری ۱۱ ۱۸۶۹ء مندرجہ پنجاب ریکارڈ میں بھی یہی رائے ظاہر فرمائی ہے کہ جبکہ ایک مقدمہ میں امور تنقیح طلب عام ہیں تو اُن کو بطور عام امور کے برا و تجویز سپرد لوکل کمیشن حسب منشا دفعہ مجموعہ ضابطہ دیوانی نہ کرنا چاہئے گو ایسے کمیشن سے رپورٹ لینے کسی معاملہ شہادت کے مقرر کئے جاسکتے ہیں مگر ملک میں اس پر عملدرآمد ہوتا ہوا نظر نہیں آتا بلکہ ہر ایک معاملہ خواہ وہ کسی قسم کا ہو اہل کمیشن کی سپرد کیا جاتا ہے اور اس میں اہل مقدمات جس قدر نقصان کے متحمل ہوتے ہیں اُنکے بیان کی کچھ ضرورت ہی نہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ کل عدالتیں باتحت خیرخواہی رعایا و تکمیل ہدایت چیف کورٹ پر کاربند ہوویں اور ہر ایک معاملہ کو جسکی ضرورت نہیں خواہ مخواہ کمیشن کے ہاتھ میں دیکر بیچارے اہل مقدمات کی بربادی کے مجوز نہ ہوں ٭

ثالثان کا بھی قریبًا ایسا ہی حال ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ خوف خدا یا انسانی ہمدردی اور رحم و ملائمت کو بجز غرض نفسانی و طمع کے اُنکے دلمیں ایک ذرہ بھر دخل نہیں۔ اگرچہ ایکٹ ۱۰ سے اُن کا تقرر رضامندی اہل مقدمہ پر موقوف ہوگیا ہے اور ایکٹ مذکورۃ الصدر نے فی الحقیقت اُن کے زور و شور کو کم کر دیا مگر تاہم یہہ چالاک لوگ عدالتوں کے اردگرد مثل بھوکھی گدہ کی بتلاش اہل مقدمات پھرتے ہیں اور اپنی فریب آمیز گفتگو سے سبز باغ دکھا کر اُن بیچارے مصیبت کے ماروں کو جو فکر مقدمہ میں حواس باختہ ہوتے ہیں اپنے قابو میں لے لیتے ہیں۔ وہ جہاں تام

اُن کا فہرست ثالثان میں درج ہوا تو پنچایتی بیرحکیم کی طرح آنکھ میں کنڈی پھنسا دیتے ہیں اور موہنہ مانگا نذرانہ لیتے ہیں۔ سرپنچوں کا سلوک تو لعنت از بام ہی اور چونکہ وہ اکثر کمیشن کے موافق منجانب عدالت مقرر ہوتے ہیں اور نیز مدار فیصلہ اُنپر ہی منحصر سمجھتے ہیں تو دلیرانہ ہر دو ہاتھ سے لوٹتے ہیں دوابہ باری کے ایک ضلع میں راقم نے بچشم خود یہہ رسم جاری دیکھی ہو کہ جس گانو کے کسی مقدمہ میں ثالثان مقرر ہو کر موقع واردات پر تشریف لاتے ہیں تو قرب وجوار کے دیہات کے کل ساکنان اپنا کاروبار چھوڑ کر بنام نہاد سننے تقریر منصفان ایک بڑا ہجوم کرتے ہیں اور کئی روز تک باری باری فریقین سے جبراً ضیافتیں لیتے ہیں اور نذرانہ منصفان علاوہ۔ اور اگر شاید کوئی فریق بسبب کم وسعتی ذرا ناک چڑھائے تو بیچارہ اپنے حق سے خواہ مخواہ ہاتھ دہو بیٹھے۔ دفعات ۳۲۰ و ۳۲۷۔ ایکٹ ۱۰ مصرح بتلا رہے ہیں کہ لوگ اپنے تنازعات باہمی بذریعہ ثالثان مقبولہ گھر ہی میں فیصل کرکے اُن کا اجراء بوساطت عدالت کرالیویں اور عدالت اُس فیصلہ کو مثل فیصلہ کردہ خود منظور کریگی۔ تعجب ہو کہ عرصہ سات سال سے یہہ کل ایکٹ بذریعہ اشتہار گورنمنٹ پنجاب نمبری ۱۲۲۵ متعلق پنجاب کیا گیا ہو مگر ان ہر دو دفعات نے تاہنوز اپنی پوری تاثیر نہیں دکھائی۔ اسکا سبب صرف یہی معلوم ہوتا ہو کہ ان دفعات کے منشاء سے عام لوگوں کو اچھی طرح سے اطلاع نہیں ہوئی۔ کیا خوب ہو اگر گورنمنٹ ان ہر دو دفعات کے منشا کو آسان و عام فہم طور پر بحروف گورمکھی ناگری اردو و شاستری چھپوا کر ہر ایک دیہہ میں بذریعہ لمبرداران نمبرداران و پٹواریان مشتہر کرا دیوے اور جب عام لوگ اس اشتہار سے بخوبی واقف ہو جاویں تو یقین ہو کہ اپنے مقدمات اپنے اعتباری آدمیوں کے ہاتھ میں دیں اور اُن کے ساختہ پرداختہ پر بالکل راضی بھی ہو جاویں پس اِس صورت میں رعایا اپنے زیان اور مصیبت سے بچ رہیں اور عدالت بھی کسی قدر تکلیف سے چھوٹ جاوے ✚

اخبارات ملکی و ولایتی

مہاراجہ سیندھیا نے مرض خناق سے شفا پانے کی خوشی میں جشن عام فرمایا اور دعا گویان دولت کو انعام و اکرام سے مالا مال کیا۔ دیسی طبیبوں کو ماسوا بیشمار اور قیمتی شال و دوشالوں کے بارہ ہزار روپیہ عطا کیا اور ڈاکٹر گل صاحب ملازم ریاست گوالیر کو جو شریک علاج تھے بطور جاگیر واسطے دوام کے دو گانوں انعام میں دئے۔ بہت سے غریب برہمنوں کو بندیخانہ سے رہائی ملی اور ہزارہا محتاجوں کو بحساب [illegible] مرحمت ہوئے۔ شاید حکیم لیخبر اکثر فقیروں اور برہمنوں کے دل میں ضرور دعا مانگتے ہونگے کہ چشم بد دور جناب مہاراجہ صاحب پھر اُسی مرض میں مبتلا ہوں۔ — از پاونیر

سفارت یارقند۔ ابراہیم خاں جسکو مسٹر فورسائتھ صاحب بہادر نے اس غرض سے آگے بھیجا تھا کہ ہمارے پہنچ جانے کی خبر بحضور اتالیق غازی والی یارقند پہنچا دیوے کرمان سے لکھتا ہو کہ اتالیق صاحب کاشغر سے چند روز کے لئے یارقند کو تشریف لے گئے ہیں اور کہ سفیر صاحب کا انتظار بہمراہی سفارت انگریزی یارقند میں از حد ہو رہا ہو۔ چنانچہ تمام لوازمات و ضروریات اُن کے استقبال کے لئے راستہ میں مہیا کئے گئے ہیں

فرنڈ آف انڈیا

تہذیب کی علامت۔ مرشد آباد کے مجسٹریٹ نے علانیہ اشتہار دیدیا ہو کہ کوئی شخص بلا پہنے انگریزی جوتے کے ہماری کچہری میں دخل نہ پاوے۔

نور افشاں۔ اور یہہ کیواسطے مذہب میں سر یا پانوں کا ضروری لحاظ ہوتا ہو۔ سو بنگالی ہمیشہ سر سے ننگے رہتے ہیں اُس واسطے ڈھانپ رکھنے کی تاکید ہوئی ہوگی ✚

جسکا خدا نگہبان اُسکا کیا نقصان۔ بنگال ہیرلڈ منکشف ہو کہ آگرہ نامی جہاز جانب انگلستان کلکتہ سے روانہ ہوا ابھی بندرگال کے قریب نہ پہنچنے پایا تھا کہ پہاڑ سے ٹکر کر ڈوب گیا قدرت الٰہی کا تماشا دیکھئے کہ ایک آدمی کا بھی بال بیکا نہیں ہوا ✚

قحط کی آمد۔ دہلی اخبار اپنا خوف ظاہر کر رہا ہو کہ کابل پر عنقریب قحط شدید کا محاصرہ ہونیوالا ہو کیونکہ اُسکے دامن میں ایک بھاری فوج لشکرکش ہو رہی ہے خدا محفوظ رکھے اس بلا سے ✚

قلب سازی۔ فرنڈ آف انڈیا ناقل ہو کہ بمبئی کا ایک ہندو زرگر بجرم بنانے کھوٹے روپیہ کے قید ہوا دو سال تک بامشقت جیل میں رہیگا۔ آپ نے ایک برہمن فقیر کو بہت سا مال دیکر اپنے مصنوعی سکہ کے چلانے میں مدد کی درخواست کی تھی برہمن صاحب نے دوستی کا حق اور روپیہ کا عوض یوں ادا کیا کہ مخبری کرکے انسکو پولیس کے ہاتھ گرفتار کروایا ✚

پولیس کے لئے عبرت۔ مدراس پولیس کے ایک انگریز انسپکٹر پر بسبب دھمکانے اور بے عزت کرنے ایک ساہوکار کے بھاری جرمانہ ہوا۔

نور افشاں۔ ہم اپنے پولیس والوں کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ ایسی حرکات سے خبردار رہیں۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس ✚

ملخ۔ سندھ کے مختلف اضلاع میں ٹڈی دل آیا مگر شکر ہو کہ اوپر ہی اوپر چلا گیا۔ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت ✚

پاونیر

پیشخبری پر عملدرآمد۔ ڈاکٹر کمنگ کی پیشخبریوں نے

خاص کر انکی پیشین خبری کی نسبت قرب قیامت نے سالہائے
ماضی پر کچھ تاثیر نہ کی اور نہ وہ لوگ نسبت استقامت
سلطنت انگریزی کے متعلق ہندوستان ضعیف الاعتقاد
معلوم دیتے ہیں کیونکہ وہاں کی کمیٹی مناظرہ نے
ولنگٹن بکلیمیشن سے ایک قطعہ زمین واسطے میعاد
۹۹۹ برس یعنے قریب ایک ہزار سال کے ٹھیکہ لیا ہے
حالانکہ ڈاکٹر صاحب کا قول ہے کہ قیامت اسی صدی
کے اخیر یا آیندہ صدی کے شروع میں ضرور آویگی +

جالندہر

ہندوستانی رجمنٹ نمبر ۱۶ مقیمی چھاونی جالندھر میں ایک
بڑا خوفناک حادثہ واقعہ ہوا ایک سپاہی نے اپنے
عہدہ دار کو پہرہ بدلاتے وقت گولی ماری گولی ایسی
سخت تھی کہ لگتے ہی عہدہ دار کی جان لیکر ایک اور
سپاہی کو جو مقابل پر کھڑا تھا قریب المرگ کر گئی
یہہ بیچارہ بھی کوئی دم کا مہمان نظر آتا ہے مجرم گرفتار
ہوگیا ہے اور اُسکا بیان ہے کہ ابھی میں نے ایکہی دو اور
کا کام ختم کرنا تھا۔ یہہ نتیجہ آپس میں کے تکرار کا معلوم
دیتا ہے جو ایکروز بیشتر اس افسر اور سپاہی میں
گالی گلوچ پر ختم ہوا تھا +

شرارت سنتے ہیں کہ شنبہ گذشتہ کو کسی شریرنے
ریلوے لائین پر مابین بارسنی و رشولاپور کے دو بڑے
بڑے پتھر رکھدیئے ملازمان پولیس اُن شریروں کی
تلاش میں ہیں یقین کہ دستیاب ہونگے +

چنبہ۔ جنرل ٹیلر صاحب کمشنر بہادر نے تمام صاحبان
مقیم ڈلہوسی کو راجہ صاحب چنبہ کی گدی نشینی پر
جو ۷۔ اکتوبر کو قرار پائی ہے طلب فرمایا ہے معتبر خبر ہی
کہ راجہ صاحب ۸۔ اکتوبر کو تمام صاحبان کو بمقام چنبہ
کھانا کھلاوینگے +

سرحدی خبریں

کارسپانڈنٹ پبلک انہیں مقام ڈیرہ اسمعیلخاں
سے رقمطراز ہے کہ امیر کابل نے حاکم ترکستان کے نام
ایک چیٹھی بدین مضمون بھیجی ہے کہ اپنے نایب کو تاج
کرغان و تختا پول وغیرہ شہروں کے گرد خندقیں کھدوانے
کے لئے روانہ کردو۔ اور خود امیر کابل نے بھی ایک
رجمنٹ پیادگان و ایک رجمنٹ سواران اور ایک توپخانہ
بسرداری کرنیل عبدالشکور خاں ترکستان کو روانہ
کیا ہے۔

وہی کارسپانڈنٹ مخبر ہے کہ مابین فرقہ میمنہ و شنواریوں
کے ایک لڑائی ہوئی جس میں شنواری غالب آئے
اور تمام مال میمنہ یوں کا لوٹ لیا۔ جب شنواری مقام
لوہاری اور شیرشئی میں پہنچے پھر انمیں مقابلہ ہوا انکا
مرتبہ میمنہ فتحیاب ہوئے اور ہر ایک چیز جو شنواریوں
کے قبضہ میں تھی لوٹ لی گئی +

کہتے ہیں کہ امیر کابل نے سردار محمد یعقوبخاں حاکم
ہرات کو طلب کیا ہے سبب اسکا معلوم نہیں ہے۔

بلخ سے خبر ہے کہ جہاندار شاہ حاکم سابق بدخشان جو
نایب محمد عظیم خاں سے شکست کھا کر بھاگ گیا تھا اُسکے
تعاقب میں کئی آدمی تھے ایک سردار بیگ تاش نامی
سے جو جہاندار شاہ کے تعاقب میں تھا ایک مقابلہ ہوا
جس میں بیگ تاش مارا گیا اور اُسکے ہمراہی قید کئے
گئے جہاندار شاہ بھاگ گیا اور اوگنج میں پہنچکر بعد
ملاقات عبدالرحمن خان کے چترال کو چلا گیا اور اپنی
فوج کی ترتیب میں مشغول ہوا۔ +

انبالہ۔ کارسپانڈنٹ نور افشاں لکھتے ہیں کہ ضلع انبالہ
میں کئی جگہ بخار کی شکایت ہے مگر مہلک نہیں دس بارہ
روز ہوئے موضع سبل پور میں بجلی گری ایک بھینس اور
ایک بھینسا جل گئے چرواہے رعد کی آواز سُنکر خوف سے
زمین پر لیٹ گئے مگر سلامت رہے +

لودیانہ

اب کے میلہ رام لیلہ کا بہ نسبت سال گذشتہ کے بڑی دہوم
دہام سے ہوا شہر و دیہات قرب و جوار کے لوگوں کا
ہجوم کثرت سے تھا انتظام اچھی طرح سے ہوا کارروائی
پولیس قابل تعریف ہے کہ باوجود اسقدر انبوہ کے
کچھ نقصان نہ ہونے پایا۔ مسٹر وار برٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ
پولیس معہ صاحبان انسپکٹران کے خود موجود تھے آتشبازی
بھی کثرت سے چلائی گئی +

ترقی۔ صاحب پبلک انہیں تحریر فرماتے ہیں کہ رائے
راجا لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کی ترقی ماہواری
سے تین سو روپیہ ماہوار ہوگئی ہے ہم اس خبر کو نہایت
خوشی سے درج کرتے ہیں اسلئے کہ رائے صاحب درحقیقت
مستحق ترقی کے ہیں کہ نہایت ہی تندہی و سرگرمی جانفشانی
سے اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور انفصال مقدمات میں صرف
انصاف مد نظر رہتا ہے اور کسی طرح کی طرفداری کو گوارا
نہیں رکھتے پس ہم بھی مبارکباد دیتے ہیں +

خلاصہ اخبارات تار برقی از ۱۹ تا ۲۸ ستمبر

امریکہ۔ چیکاگو شہر میں سخت آگ لگ گئی۔

افریقہ۔ کیپ کوسٹ سے خبر ہے کہ المینا کے مغربی کنارہ کے
تمام باشندگان نے سرکشی کی اور اشانٹیوں سے ملگئے ہیں +

ہسپانیہ۔ مفسدوں نے شہر الکینتی پر آگ برسانے کی دہمکی
دی ہے اور انگریزی جہاز اس شہر کے سامنے جمع ہوئے ہیں
اور ایڈمرل یالورٹن چاہتا ہے کہ آگ برسانے میں چار دن کی
مہلت دیں۔ ۲۴ ستمبر کو مفسدوں نے شہر الکینتی کا محاصرہ
چھوڑ دیا۔

طہران۔ ۲۳ ستمبر کو شاہ فارس یہاں تشریف لائے
اور شاہ فارس نے کل حاضرین جلسہ سے فرمایا کہ ممالک یورپ
کے ملاحظہ کا خاص منشا یہہ تھا کہ اُنکے نمونہ پر سلطنت
ہو اور سب کی ترقی ہووے +

مختلف مذاہب کا نتیجہ

دنیا میں بیشمار اور مختلف ادیان کے رایج ہونے سے ہر فرد بشر بخوبی واقف ہی نہ صرف واقف بلکہ ہر اہل مذہب کے دلی تعصب آپسمیں کی عداوت ۔ ضد ۔ بغض حسد ۔ ایکدوسرے کی عیب جوئی اور نقص گیری اور اپنے اپنے فخر اور بڑائی جتانے کا قایل ۔ اور یہہ امر بھی کچھ محتاج بیان نہیں ہی کہ ہر مذہب محض اپنے آپ کو ہی اصل اور ناجی اور باقی سب کو مصنوعی اور مرتد بتا رہا ہی ۔ کس نگوید کہ دوغ من ترش ست + یہہ ثابت کرنا کہ انکا یہہ دعوے از روے مقابلہ انکے فروع و اصول کے غلط ہی یا صحیح کچھ آسان امر نہیں ہی کیونکہ انمیں سے کوئی بھی ایسا نظر نہیں آتا جسنے معجزہ یا کرامت کو اپنی بنیاد نہ ٹھہرائی ہو اور اس امر کو گو عقل انسانی بسبب خرق عادت کے سراسری قبول نہیں کرسکتی تاہم انکے قایلوں کے ساتھ متفق ہوکر ہم بھی قایل ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ قادر مطلق خدا کے آگے اپنے بندوں کی معرفت معجزہ و کرامات کا دکھلانا کچھ بڑی بات نہیں ہی مگر خوارق کو ہم ایمان کا منحصر علیہ نہیں ٹھہرا سکتے ۔ بیشک جس زمانہ میں معجزہ دکھایا جاتا تھا بہت لوگ محض اسی سبب سے قایل ہوتے اور ایمان لاتے تھے مگر فی زمانا جبکہ یہہ چیز اعتقاد کا حکم رکھتی ہی تو ضرور چاہیے کہ کوئی قایل نہو اور ایمان نہ لائے حالانکہ ایسا نہیں ہی بیشمار ایماندار لوگ جواب موجود ہیں انکی ایمانداری کا موجب صرف مذہب کی اندرونی شہادت ہی نہ کہ بیرونی جو معجزہ وغیرہ سے مطلب ہی ۔ مگر بادنے تامل یہہ اندرونی شہادت بھی صرف انکے لئے ہی کافی دکھائی دیتی ہی جو اس مذہب کے اول سے ہی معتقد ہیں اور دیگر غیروں کے لئے ۔ ایک شخص کی عینک سے دوسرا شاید نہیں دیکھ سکیگا سے ہرکس بخیال خویش خبطی دارد + البتہ یہہ بات ایک قابل تسلیم نظر آتی ہی کہ اگر کل مذاہب کے نتایج کو باہمیں مقابلہ کرکے دیکھا جاوے کہ کس مذہب نے اپنی سچاری برکتیں عطا کرکے انسان کو چاہ ضلالت سے اوج ہدایت پر پہنچایا اور انکے تنگ و تاریک دلکو اپنے نور کی روشنی اور فیض کی برکت سے منور اور کشادہ کردیا ۔ سچی عدالت نیک اخلاقی اور راستبازی کو اپنے معتقدوں میں پھیلایا اور انکو اس دنیا میں خوش اور ابدی برکت کی امید سے مالامال بنادیا تو البتہ جبکہ دنیا نمونہ آخرت مشہور ہی تو اغلب ہی کہ ایسا مذہب اپنے دعوے ناجی اور سچے ہونے میں سچا ہو ۔ پس بنظر امتحان جب ہم ہندو دھرم کو بید کے سے پرانک تک گو انکے اقسام بیشمار ہوگئے ہیں اور بدھ لامہ وغیرہ کے ملت کو جو بہت سے ممالک مشرقی میں رایج ہی اور مذہب اسلام کو جو عہد محمد صاحب سے تا آج تک مشتہر ہی اور جسکے ستر اور دو بہتر فرقے مشہور ہیں اور کسدی زردشت وغیرہ پرانے مذہبوں کو جواب ایک طرح سے مذہب اسلام میں ہی مخلوط معلوم دیتے ہیں دیکھتے ہیں تو صاف نظر آتا ہی کہ کسی نے بھی انمیں سے بہبودی بہتری خلایق دینداری و پرہیزگاری راستبازی اور دلکی پاکیزگی عورات کی آزادگی بچوں کی حفاظت بردہ فروشی کی ممانعت بیع بیوپار لین دین وغیرہ دنیوی معاملات میں صفائی معاملہ اور رفاہ عام اور شایستگی کے پھیلانے میں کچھ ترقی نہیں کی ہی حالانکہ یہہ سب مذاہب اپنے اپنے طور پر دنیا کے بہت سے حصوں کو اپنا معتقد بنا چکے ہیں اور بعض بعض اب بھی اپنے زور میں ہیں ۔ اگر تعصب کو چھوڑ کر بلا طرفداری منصفانہ غور کیجاوے تو یہہ اوصاف کامل اور مکمل مذہب مسیحی کی تعلیم میں موجود پائے جاتے ہیں اور صرف انکی مقامات میں جہاں اس مذہب کا سچا اجرا اصلی اور صاف طور پر بلا افراط و تفریط ہورہا ہی نہ کہ اور ملکوں میں جہاں یہہ دین اپنی اصلی صورت سے متغیر ہوکر بدعات اور مخترعات سے آلودہ ہوگیا ہی یا اسکا عملدرآمد برائے نام ہی کیونکہ وہاں کی حالت کو بھی ہم دوسرے مذاہب کی حالت پر کسی نوع ترجیح نہیں دے سکتے ۔ شاید مخالفین بخیالات یا عداوت کے رو سے اس میرے قول کی نسبت بہت سے اعتراضات پیش کرسکتے ہیں اور کرینگے بھی مگر وہ صرف تعصب کے بھرے ہوئے دلکا جوش سمجھا جائیگا کیونکہ اگر انصاف کو ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے تو کل دعاوی جو عقل کے نزدیک رفاہ عام و انسان کی بہتری کے موجب ہیں اور مذاہب میں ڈھونڈے بھی نہ ملینگے ۔ اب میں اس آرٹیکل کو طول دینا نہیں چاہتا اور کسی اور موقعہ پر اسکی نسبت تبدیل خیال کرنیکا وعدہ کرکے ختم کرتا ہوں +

گیت

کون وطن ہی روح کا کون جائے آرام
وہ پاوے گی کہاں پناہ کا مقام
کیا دنیا میں ہی ایسی جائے پناہ
کہ جہاں پر آ نہیں سکتا گناہ
ناہ ناہ یہہ مت مان
کسواسطے کہ وطن ہی اوپر آسمان
وہ وطن جو ڈھونڈھو تو چھوڑو زمیں
وہ وطن ہی اوپر جلیل خوشتر ہیں
یروسلم اوپر زرینا مقام
وہ روح کا ہی وطن اور جائے آرام
واں ہی واں استھان
ہر روحوں کا وطن اور چین کا مقام

بقیہ نظر ثانی کتاب صیانت الانسان

حصہ پنجم

فصل دوم

اب ہم وہ فقرات قلیل التبدیل قابل الاظہار نسخہاے دیرینہ انجیل کے جو بہ نسبت متذکرہ بالا غور طلب ہیں مناسب جانکر ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ ان تبدیلات کی زیادہ ترجیح دیئے جانے کا باعث یہہ ہی کہ وہ اکثر نسخوں اور خصوصًا نسخہاے و ترجمہاے دیرینہ میں واقع ہوئے ہیں۔ مگر ناظرین منصف جان لینگے کہ اگرچہ ان تبدیلوں کو قابل توجہ ہم نے بتلایا ہی مگر باعث اُسکا یہہ نہیں کہ اُن سے کوئی مضمون انجیل کا بگڑا ہی جیسا کہ اب ظاہر ہوگا۔ **فقرات** اعمال کی کتاب ۸ باب ۳۷ آیت فیلبوس نے کہا اگر تو اپنے تمام دل سے ایمان لاتا ہی تو روا ہی (بپتسما) اُوسنے جواب میں کہا کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ عیسیٰ مسیح خدا کا بیٹا ہی یہہ آیت بعض نسخوں میں رہگئی ہی۔ پھر اُسی کتاب کے ۹ باب کی ۶ آیت کے پہلے حصے میں یوں تحریر ہی اُسنے کانپکر اور حیران ہوکر کہا اَی خداوند تو کیا چاہتا ہی کہ میں کروں خداوند نے اسے کہا اتنی عبارت بعض نسخوں میں چھوڑی گئی ہی اعمال کی کتاب کے ۲۰ باب کی ۲۸ آیت بعض نسخوں میں بجائے لفظ خدا کے کلیسیا کے خداوند کی کلیسیا تحریر ہی فلپیوں کے خط کے چوتھے باب کی ۱۳ آیت میں یوں لکھا ہی مسیح سے جو مجھے طاقت بخشتا ہی میں سب کچھ کر سکتا ہوں بعض نسخوں میں بجائے لفظ مسیح کے لفظ اُسے درج ہی طمطاوس کے پہلے خط کے تیسرے باب کی ۱۶ آیت میں لکھا ہی خدا جسم میں ظاہر ہوا روح سے راست ٹھہرایا گیا فرشتوں کو نظر آیا۔ بعض نسخوں میں بجائے لفظ خدا جسم میں ظاہر ہوا لفظ جو جسم میں ظاہر ہوا لکھا ہی یوحنا کے پہلے خط کے پانچویں باب کی ۷ اور ۸ آیت میں یوں قلمبند ہی تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں باپ اور کلام اور روح القدس اور یہہ تینوں ایک ہیں اور تین ہیں جو زمین پر گواہی دیتے ہیں روح اور پانی اور لہو اور یہہ تینوں ایک پر متفق ہیں بعض نسخوں میں لفظ جو آسمان پر سے لیکر لفظ جو زمین پر تک مندرج نہیں یہودا کے خط کی چوتھی آیت میں یوں تحریر ہی وہ بیدین ہیں اور ہمارے خدا کے فضل کو شہوت پرستی سے بدل کرتے ہیں اور خدا اکیلا جو اکیلا مالک ہی اور ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کا انکار کرتے ہیں بعض نسخوں میں لفظ خدا چھوٹ گیا ہی پھر مکاشفات کے ۸ باب کی ۱۳ آیت میں لکھا ہی پھر جو میں نے نظر کی تو ایک فرشتے کو آسمان کے بیچوں بیچ اُڑتے ہوئے بڑی آواز سے یہہ کہتے سُنا بجاے لفظ فرشتے کے بعض نسخوں میں عقاب لکھا ہی اور یوحنا کے ۷ باب کی ۵۳ آیت سے لیکر ۸ باب کی ۱۱ آیت تک اکثر نسخوں میں بالکل رہگیا ہی

Variae Lectiones.

اب ناظرین انصاف آئین کی خدمت میں یہہ التماس ہی کہ براہ نوازش ذرا غور کرکے دیکھیں کہ واری لیکشنیز یعنے تبدیلات عبارت جنکو معترض صاحب نے ہارن صاحب کے نام نقل کرکے اپنی تصنیف میں جگہ دی ہی اور جو ہمنے خود پیچھے پرچہ میں قلمبند کئے ہیں مخل مضمون انجیل ہیں یا نہیں ہر کسی نے اس باب کو پڑھا ہوگا اُسپر خوب ہی ظاہر ہو کہ اُن تبدیلات سے جو قابل غور کے نہیں ہیں انجیل کے مضمون میں ایک ذرہ بھی خلل نہیں واقع ہوا پھر قطع نظر اُنکے اب لحاظ کرنا چاہئے کہ اُن فقرات مذکورہ بالا سے جنکو ہمنے بدرجہا زیادہ تر قابل توجہ سمجھکر ناظرین کی خاطر پیش کئے ہیں انجیل کا کونسا حکم یا تعلیم یا مضمون ٹل گیا ہی ظاہر ہو کہ کوئی بھی نہیں پھر کس صورت سے معترض کا یہہ دعویٰ کہ انجیل محرف ہی ثابت ہوسکتا ہی ہاں اگر معترض کو انجیل کا محرف ٹھہرانا منظور ہی تو کوئی کامل دلیل جس سے یہہ ثابت ہوسکے کہ مضمون انجیل کا بدل گیا ہی بدیدہ ناظرین کریں ورنہ جبتک کوئی دلیل کامل پیش نہ کریں ایسے الفاظ کہ انجیل محرف ہی اور اُسکا مضمون بدل گیا ہی اور اُسکا کچھ ٹھکانا ہی نہیں اور یہہ کہ عیسائی خود تحریف کے مقر ہیں زبان پر نلائیں اور یہہ تو ظاہر ہی کہ دلایل لاینے کا نتیجہ سوائے تضحیکہ ناظرین اور کیا ہوگا اور بار بار جواب دادہ شدہ اعتراضات کے پیش کرنے سے بجز اسکے کہ معترض اپنے دعوے کے ثابت کرنے میں لاچار ہی اور کیا ثابت ہوگا۔ اب ہم اس قضیہ کو یہاں پر چھوڑکر اہل اسلام کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہیں

اعتراض اہل اسلام۔ جب اسقدر تبدیلات انجیل میں پائی جاتی ہیں (گو کہ اس سے تحریف تو ثابت نہیں ہوتی) تو امید قوی ہی کہ اس سے زیادہ اور بڑی بڑی تبدیلات ہوئی ہونگی جنکا اب کچھ نشان ہی نہیں۔ جواب اول تو ان تبدیلات ثابت شدہ سے جو صرف دو ایک نسخوں میں پائی جاتی ہیں صاف عیاں ہی کہ بقیہ عبارت اور مضمون بہرحال ہر طرح کی قباحت سے محفوظ ہی دوم یونانی انجیل کی رسوخیت بہرحال قایم ہی کیونکہ یہہ تبدیلات اکثر عہد جدید کے ترجموں میں واقع ہوئی ہیں۔ سوم ہزارہا یونانی قدیمی مقدس نسخوں اور ترجموں اور متقدمین کے احوالوں سے بخوبی ثابت ہوسکتا ہی کہ سوائے ان تبدیلات ثابت شدہ کے اور نہیں۔ چہارم عہد جدید میں اسقدر تو تبدیلات واقع نہیں جنسے یہہ خیال کیا جاوے کہ اور بھی ہوئی ہونگی قابل توجہ اور یہہ جو واقع ہیں مخل مضمون انجیل ہیں پس اعتراض اہل اسلام محض بے ثبات ہی پنجم اور یہہ ناممکن اور بعید از قیاس ہی کہ عیسائی اپنی ہی کتب مقدسہ کی رسوخیت کے دشمن ہوئے ہوں فی المثل اگر کسی عیسائی کاتب نے بمراد استقامت عقاید دین عیسوی کم و بیشی بعض مقامات انجیل میں کر بھی دی ہو تو اس سے کیا ثابت ہوسکتا ہی کہ دنیا کے تمام انجیل کے نسخوں کا نقشہ بگڑ گیا اور اگر یوں ہی ہوا ہی تو اغلاط واقع انجیل کا ہم پر ثابت ہونا جملہ محالات سے ہی اور اگر بجستجو اپنے اپنے عہد جدید کے نسخوں کا مضمون بدل دیا ہی جیسا کہ

مارسیتوں شہر روم کے ایک بدعتی نے ۱۴۰ء عیسوی میں اس قسم کی جرءت کی ہی تو اس سے یہہ ثابت ہوتا محال ہی کہ دیندار عیسائیوں نے بھی اُنکے مقابلہ میں اپنے عہد جدید کے نسخوں کو جو اُسوقت اُنکے پاس موجود تھے بگاڑ دیا دیکھئے بدعتیوں کے فرقے جب برگرائے ستنزل فنا ہوئے تو اُنکے جعلی عہد جدید بھی نیست و نابود ہو گئے اور عقل تو یہہ کہتی ہی کہ کسی نے عیسائی کلیسیا میں سے بھی ان بدعتیونکے جعلی نسخوں کی پیروی نہیں کی ہوگی اور واضح ہو کہ اس فرقہ کا دوسری صدی تک نام و نشان بھی نہ تھا بالتسلیم اگر فرض کیا جائے کہ بعض نسخوں اور قرآن کے ترجموں میں کچھ اغلاط برآمد ہوئے تو کیا اس سے یہہ ثابت نہوگا کہ اہل اسلام کی زیر سلطنت کے کل قرآن پُر از اغلاط ہو گئے۔ ان دلائل مندرجہ بالا سے عیاں ہی کہ اہل اسلام کا یہہ اعتراض کہ انجیل میں سوائے اغلاط ثابت شدہ کے اور بھی ہونگے محض بے ثبات ہی فقط بقیہ اسکا ہفتہ آئندہ میں ہدیہ ناظرین ہوگا +

ترقی علم کے وسایل

جو مفید اور ضروری چیزیں کہ انسان کے لئے ممکن الحصول ہیں اُنکے حاصل کرنے میں غفلت کرنا نہایت نادانی ہی دنیا میں ایسی کوئی چیز بھی فائدہ مند نہیں ہی جو با قاعدہ تلاش کی پہنچ سے باہر ہو یعنے خدا تعالے نے جو چیزیں ہمارے لئے اچھی سمجھی ہیں اُنکے حصول کے وسایل بھی ہمکو عطا کر چھوڑے ہیں۔ دیکھئے علم کے مفید اور ضروری ہونے میں کچھ کلام نہیں ہی ویسا ہی اُسکے حصول کے طریق جنکا ہم کچھ مختصراً ذکر کرتے ہیں کچھ ایسے مشکل نہیں کہ انسان کی رسائی سے باہر ہوں۔ اول وجدان صحیح یا ذہن سلیم جسکے ذریعہ سے ہم بلا استمداد اقوال مدرکہ ہستی کے کل واقعات میں فرق کرسکتے ہیں خواہ وہ واقعات عقلی ہوں یا محسوس خواہ متعلق بنفس یا غیر ذی روح خواہ منسوب بذات خود یا بذات غیر یہی ہمارا خاصہ ذاتی نیز بحالت صغر سنی ہمکو مختلف خیالات طرح طرح کے دلائل رقم رقم کے الفاظ و اصطلاحات سے سیکھنے پر قادر کرتا ہی۔ اسی کے ذریعہ سے ہم معلوم کرسکتے ہیں کہ آگ میں جلا دینے کی خاصیت ہی آفتاب روشنی بخشتا ہی گھوڑا یا بیل گھاس کھاتا ہی درخت اکثر بیج سے پیدا ہوتے ہیں انسان عاقل اور ناطق ہوتا ہی جسم فانی اور خاک ہو جانیوالا ہی اور دنیا میں ایک کی جگہ دوسری پشت قائم ہو جاتی ہی۔ غرض تمام اشیا جنکو ہم دیکھتے سنتے یا مس کرتے ہیں جو محسوس یا تمیز ہیں یا جن کو بلا غور و تامل ہم جھٹ پٹ معلوم کرسکتے ہیں اسی عام عنوان وجدان صحیح میں شامل ہیں دوم پڑھنا اور یہہ حقیقت میں تحصیل علم کا بڑا مفید وسیلہ ہی کیونکہ اسی کے ذریعہ سے ہم دنیا کے کل علما و فضلا کے خیالات مناظرات و ترقیات وغیرہ سے خواہ وہ علماء متقدمین ہوں یا متاخرین خواہ ہمارے ہموطن ہوں یا غیر وطن بذریعہ اُن کی تصنیفات و تالیفات کے ابتدا پیدائش آدم زاد سے تا حال تک جو دنیا میں شایع ہیں واقف ہو جاتے ہیں۔ مگر چونکہ واسطے پڑھنے کی کتابیں مثل دلی دوستوں کی تعداد میں قلیل اور انہیں کیطرح خوب چیدہ و برگزیدہ اور انہیں کیطرف بار بار متوجہ ہونا چاہئے کیونکہ سچے دوستوں کی طرح وہ بھی فایدہ دینے میں دریغ نہیں کرینگے۔ ایک بزرگ کا قول ہی کہ پڑھنا انسان کو پورا آدمی بناتا ہی اور بحث و تکرار اجالا کہ اور لکھنا صحیح و معتبر یعنے اگر آدمی لکھنا کم سیکھے تو وہ قوت حافظہ کا محتاج رہیگا اگر بحث مباحثہ یعنے مجلس عام گفتگو کرنا نہ سیکھے تو اُسکو فی البدیہہ تیز فہمی اور ظرافت کی محتاجی رہیگی اور اگر پڑھنا کم سیکھے تو وہ فطرت اور جہالت کا دست نگر رہیگا یعنے ایسا شکر و کھسیانگی کو مخفی کریگا جو درحقیقت میں نہیں ہی۔ سوم درس اور وہ معلم کی زبانی تعلیم ہی جسکو متعلم نہایت توجہ اور غور سے سنتے ہیں۔ اسی کے ذریعہ سے ہم علوم دینیات واعظونکے ممبروں سے علوم حکمت و منطق وغیرہ معلم اعلے کی مسند سے علم ہیئت و ہندسہ مدرس ریاضی سے جو اُس فن کے متعلقہ آلات کے ذریعہ سے مختلف مسایل حل کرنا سکھلاتا ہی حاصل کرتے ہیں۔ چہارم تقریر اور یہہ ایک اور طریق ترقی تعلیم ہی جسمیں متکلم اور مخاطب سے فریقین ایکدوسرے کے خیالات سے ماہر ہو جاتے ہیں۔ کبھی کبھی اسمیں صرف ایک فریق کا ہی فائدہ ہوتا ہی جیسا معلم اور متعلم کی صحبت میں مگر اکثر فایدہ جانبین کو حاصل ہی باقی سب قسم کے بحث مباحثے اور علمی تکرار اسی عنوان میں شامل ہیں۔ پنجم غور یا مطالعہ اور یہہ وہ طریق ہی جو تمام قواعد متذکرہ بالا کے استعمال کو ہمارے حق میں نہایت مفید اور مستحسن بناتا ہی۔ یہہ غور ہی ہی کہ ہمارے مشاہدات اور تجربات کی یادداشت کو ہمارے دلمیں مضبوط کرتی ہی۔ غور سے ہی ہم مختلف علوم کے اصلی نتایج سے آگاہ ہوتے ہیں اور اُنکے عام اصولوں کو اپنے دلمیں قایم کرسکتے ہیں۔ غور کے ذریعہ سے عام لوگوں کی تحاریر و تقاریر کا ضعف یا غلبہ اور صدق یا بطلان دریافت ہو سکتا ہی اور اسی کی مدد سے ہم اُنپر اپنا رائے دے سکتے ہیں۔ یہہ غور یا مطالعہ ہی ہی جو ہماری دلیل کے لمبے سلسلہ کو تحریک کرتی ہی اور عمیق اور دقیق ثبوت کو جو آگے جہالت کی تاریکی میں مخفی تھا تلاش اور دریافت کرتی ہی ازبر یا نوک زبانی پڑھنیکا نام علم نہیں ہی حافظ مصنف کی تصنیف کا پابند ہی مگر وہ شخص جو کسی چیز کو اپنی غور سے آپ سمجھتا ہی وہ ہر وقت اُسکو پوری آزادگی سے بلا تکلیف ورق گردانی ادا کرنیکے قابل ہی۔ تعلیم کی علت غائی طالب علم کو خیال کرنیکا رستہ بتلانا ہی تاکہ وہ خاص اپنی سوچ سے سمجھنے کے قابل ہو کر اپنے دلکو معلومات سے روشن

[illegible] *

مطبع امریکن مشن لودیانہ باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا